باب۔34

تبلیغ

☆ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔

ترجمہ: اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو خیر کی طرف بلائے اور اچھی بات کا حکم کرے اور بُری بات سے منع کرے۔ اور ایسا کرنے والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ (سورۃ آل عمران: آیت104)

☆ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۔

ترجمہ: (پیغمبر!) تم طریقِ حق کی تبلیغ کرو (کس طرح؟) حکمت سے اور پند و نصیحت سے اور ان سے بحث کرو تو بہترین طریقہ سے بحث کرو۔ بے شک تمھارا رب خوب جانتا ہے گمراہوں کو اور وہ خوب واقف ہے راہ یافتوں سے بھی۔ (سورۃ النحل: آیت125)

صاحبو! دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھو، اس کا ہر ورق شہادت دے گا، عالم کے تمام واقعات سے یہی ثابت ہو گا کہ کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا، ہر گز کسی کا مقصد حاصل نہ ہو گا جب تک آدمی ایمان نہ رکھے یقین نہ رکھے، صحیح عقیدہ نہ رکھے۔ لیکن صرف ایمان ہی کافی نہیں، اس کے ساتھ نیک کام اور عملِ صالح بھی ضروری ہیں۔ پھر مناسب کام بھی ناگزیر ہیں۔ اکیلے ایک انسان کا نیک ہو جانا بھی کافی نہیں ہے۔ دوسروں کو بھی نصیحت اور وصیت کرنا ضروری ہے۔ دیکھو ایک کشتی میں کچھ لوگ بیٹھے ہیں، ایک شخص اس میں سوراخ کرنا چاہتا ہے۔ اگر سب لوگ اس کو نہ روکیں گے تو سب کے سب ڈوب مریں گے۔ ایک اور مثال یہ کہ ایک جگہ سینکڑوں آدمی موجود ہیں اور ان کے ہاتھ میں گندگی کی ٹوکری ہے اور صرف ایک شخص کے ہاتھ میں عطر کی شیشی ہے تو بھلا وہ اکیلی شیشی اس جگہ کو کیوں کر معطر کر سکتی ہے۔ چناں چہ آپ بھی نیک بنو اور دوسروں کو بھی نیک کام کی نصیحت کرو۔

پیغمبر اسی لیے بھیجے گئے تھے کہ حق بات کی تعلیم دیں۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اچھی بات کا حکم دیں اور بُری بات سے ڈرائیں۔ اسلام، تبلیغی مذہب ہے۔ اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ دیکھو! جہاں دوسروں کو نصیحت کرتے ہو وہاں اگر دوسرا بھی نصیحت کرے تو اس کو بھی سنو اور قبول کرو۔ غوطہ خور کے ادنیٰ درجہ کے ہونے سے موتی کی قیمت کم نہیں ہوتی۔ علم اگر چین میں بھی ہو تو اس کو حاصل کرو۔ پھر اچھا کام بھی دو چار دن کر لینے سے کیا ہوتا ہے۔ صبر واستقلال سے کیے چلے جاؤ۔ پتھر پر ڈول رکھتے ہیں تو تھوڑے زمانہ بعد اس پتھر میں بھی گڑھا پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ صبر واستقلال میں کامیابی ہے، مقصد وری ہے۔

دیکھو۔۔۔! جو کام کرو پورے یقین کے ساتھ کرو۔ اکیلا ایک آدمی کوئی کام اچھی طرح نہیں کر سکتا۔ دوسروں سے مشورہ لو، دوسروں کو اپنا شریک بناؤ۔ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ تار آپس میں ملتے ہیں تو رسی بن جاتے ہیں۔ چند لوگ مل کر کام کرتے ہیں تو مجلس، انجمن اور کمیٹی کہلاتے ہیں۔ نہ شخصی کام کوئی مفید ہے، نہ ایک شخص کی رائے کوئی وقعت یا weight رکھتی ہے۔ مل کر کام کرو۔ ہمارے مجالس میں تحریکات یعنی propositions کی کوئی کمی نہیں۔ بہتر سے بہتر تحریکیں ہوتی ہیں مگر عمل دیکھو تو نہ دارد۔ عمل کرتے بھی ہیں تو چند روزہ۔ جیسے دودھ کا ابال، نہ قیام نہ استقلال۔ دنیا کے کاموں میں خود رائی (self-centeredness) نقصان دہ ہے۔ صحیح علم کے ساتھ کام کرو۔ خود رائی چھوڑو۔ جو کام کرو استقلال سے کرو۔ تمھارے سر پر کامیابی ہو گی۔ دنیا تمھاری ہو گی، آخرت بھی تمھاری ہو گی۔

صاحبو! جب سے مسلمانوں میں سے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ اور نَہِیْ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے روکنا بند ہو گیا ہے مسلمان تباہی کے گڑھے میں گرنے لگے ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جتنے باطل مذہب والے ہیں وہ اپنے مذہب اور خیالات کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمان باوجود حق پر رہنے کے، تبلیغ سے بے خبر ہیں۔ اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ بد مذہب لوگوں کا زور بڑھتا جا رہا ہے۔ روز ایک نیا مذہب ایجاد ہو رہا ہے۔ اور چند بے وقوف اس کے پیرو بن رہے ہیں۔ دیکھو! تم میں چاپلوسی کے سبب حق بات کہنے سے ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ بے اصل مذہب والے اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہیں اور تمھارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جھوٹے پروپیگنڈوں سے دشمن تمھارے مذہب پر حملہ کر رہے ہیں، مگر تمھاری غیرت میں حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ تم بے حمیت ہونے کو رواداری سمجھتے ہو اور تمھارے دشمن روز بروز اپنے باطل پر جری ہوتے جا رہے ہیں۔ یاد رکھو جب کسی بُری بات کو عام طور سے ہوتا دیکھتے ہیں تو اس کے بُرا ہونے کا احساس باقی

نہیں رہتا، نفس عادی ہوتا جاتا ہے، غیرت چلی جاتی ہے۔ مذہب کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اور وہ مضبوط اعتقاد باقی نہیں رہتا جو ہونا چاہیے۔ اس کا انجام آپ جانتے ہیں کیا ہے۔۔۔؟ کفر، شرک، فسق و فجور۔

افسوس! نہ ہم میں اگلا سا جوش ہے۔ نہ دور دور جا کر تبلیغ کرنے کی عادت۔ مسلمانوں میں کچھ اخلاقی جرأت کم ہو گئی ہے کہ حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں یا شرماتے ہیں۔ دیکھو نہ اتنے میٹھے بنو کہ کوئی تمھیں کھا جائے۔ نہ اتنے کڑوے بنو کہ کوئی تھوک دے۔ نہ حلوا بنو نہ ایلوا۔ تمھارا لہجہ نرم ہو۔ تمھاری زبان میٹھی ہو۔ تمھاری تقریر واضح دلائل پر منحصر ہو۔ خلافِ واقعہ ایک لفظ نہ نکالو۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، وہ کبھی نہیں چل سکتا۔ سلیس اور واضح الفاظ میں وعظ کرو۔ خلوصِ دل سے بولو، اور ٹھنڈے دل سے سنو۔ دیکھو جو بات دل سے نکلے گی وہ دل تک پہنچے گی۔ بے سر و پا باتیں کرنا لوگوں کو خود پر ہنسانا ہے۔ ہمیشہ تبلیغ کیا کرو۔ تکرار میں بڑا اثر ہے۔ ذرا اس پر بھی غور تو کرو، یہ کیا ہے کہ بات بات کو شرک! بات بات کو کفر! جب ہم اچھے طریقے سے مافی الضمیر کا اظہار کر سکتے ہیں تو درشت اور سخت طریقہ کیوں اختیار کریں۔ یاد رکھو کہ تمھاری تبلیغ میں کچھ ترغیب یعنی temptation بھی ہو اور کچھ تذہیب اور art of beautification بھی، یعنی اچھے الفاظ بھی۔۔۔ دیکھو! کچھ غیر مذہب والوں سے سبق حاصل کرو۔ وہ لوگ ہسپتال بناتے ہیں، خدمت کرتے ہیں، مالی امداد دیتے ہیں، قرض دیتے ہیں، پرورش کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ اَلْاِنْسَانَ عَبِیْدُ الْاِحْسَانَ، احسان کا دلوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ تم بھی اُدْعُ اِلٰی سَبِیلِ رَبِّكَ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ تمھارا مذہب حق ہے۔ تم کو کیا ڈر ہے؟ ہمارے بزرگوں نے کتنی تکلیفیں اٹھائیں، کیا کیا مصیبتیں جھیلیں، تب کہیں اسلام پھیلا۔ مسلمانوں کی تعداد بڑھی۔ ان کو قوت حاصل ہوئی۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا کیا ہے۔۔؟ اپنے عمل سے ایک بہترین نمونہ بن کر غیر مسلموں کے سامنے پیش ہو۔ یہ یاد رکھو جو خدا کی مدد کرتا ہے، خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اِن تَنصُرُوا اللّٰہَ یَنصُرْکُمْ ،(سورۃ محمد: آیت 7)۔ کچھ کرو۔ حرکت ہی میں برکت ہے۔

صاحبو! ہمارا تجربہ ہے کہ جو لوگ تقویٰ اور طہارت کی نمائش کرتے ہیں ان کو ہوا پر غصہ آتا ہے بات بات پر لوگوں سے لڑتے ہیں۔ اپنے عیب ان کو نظر نہیں آتے، دوسروں کی عیب جوئی میں بڑے سرگرم، غیبت کرنے میں بڑے استاد۔ ان کو دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ دوسروں کے گناہ معاف نہیں کرتے اور پھر امید رکھتے ہیں کہ اللہ ہمارے گناہ معاف کر دے گا۔ دیکھو! لوگوں کو برا بھلا کہنا، سوال کرنے والوں کو سختی سے جواب دینا، دوسرے مذہب کے بزرگوں کو ناشائستہ الفاظ

Siddiqui Publications

سے یاد کرنا کس طرح جائز ہو گا؟ جب کہ خدائے ذوالجلال، بتوں کو بھی نامناسب الفاظ کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حق پرستوں کا کام ہے سمجھانا، نرمی سے کلام کرنا۔ یاد رکھو۔۔۔! تم اللہ تعالیٰ کے پاس موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے زیادہ عزت مند نہیں ہو۔ اور تمھارا مخاطب فرعون سے زیادہ ناحق پرست نہیں ہے۔ سورۃ طٰہٰ آیت 44 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فَقُوْلاَ لَهٗ قَوْلاً لَّيِّنًا ،یعنی (اے موسیٰ و ہارون!) تم فرعون سے نرمی سے کلام کرو۔ مگر یہ متقی نما علماء نہایت سختی سے نصیحت کرتے ہیں اور ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا خدائی فوجدار ہیں۔ اور جنت اور اللہ کی رحمت ان کے ہاتھ میں ہے۔ جیسے خدا بخشنے والا نہیں ہے بلکہ یہ لوگ بخشتے ہیں۔ خدا کی رحمت سے مایوس کر دینا اِن کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے ،فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ، پھر جب (کاموں سے، ذکر شغل سے) فارغ ہو جاؤ تو (ہمت باندھ کر) کھڑے ہو جاؤ (اور تبلیغ کرو، دین کو پھیلاؤ)، (سورۃ الشرح : آیت 7)۔۔۔ مگر اے مخاطب! تبلیغ کرنے میں اخلاص ضروری ہے۔ نام آوری کا خیال اور ریاکاری کام نہیں آتی۔ اللہ کے خیال کو پیشِ نظر رکھو۔ اس کے سوا سب کو بھول جاؤ۔ وہی کافی ہے، وہی وکیل ہے۔ اَللّٰہُ رَبِّيْ وَ هُوَ حَسْبِيْ۔

یاد رکھو! خدا کے ہاتھ میں ہی میزان ہے۔ خیر و شر کا وہی اندازہ کر سکتا ہے۔ اگر ایک طرف نیک اعمال ہیں تو دوسری طرف اللہ اور اس کے رسولؐ سے حُسنِ عقیدت ہے۔ کیا ظاہر ہی ظاہر ہے یا باطن بھی کچھ ہے۔۔۔؟ تمھارا اخلاص سے ایک بار اللہ کہنا، نمایاں ہو گا اور تمام گناہوں کے پلے پر غالب آ جائے گا۔ خوف، دوا ہے۔ محبت، غذا ہے۔ خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرو، جو سب پر غالب آ جائے گی۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 4 صفحہ 12، 13، 17، 18، 37، 38 پارہ 7 صفحہ 124، 125
پارہ 14 صفحہ 133 تا 135 اور پارہ 30 صفحہ 141، 173، 174}

Siddiqui Publications